139410 ـ خاوند کے خلاف بد دعا اور ا سکا کفارہ

سوال

خاوند کے لیے بد دعا کرنے کا شرعی حکم کیا ہے، اور اس کا کفارہ کیا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مظلوم کے لیے جائز ہے کہ وہ بغیر کسی زیادتی کے ظالم کے خلاف دعا کر سکتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

برائی کےساتھ آواز بلند کرنے کو اللہ تعالی پسند نہیں فرماتا مگر مظلوم کو اجازت ہے النساء (148).

ابن ابی حاتم نے (4 / 416) حسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

" مظلوم کے لیے رخصت دی گئی ہے کہ وہ ظلم کرنے والے کے خلاف دعا کر سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ دعا میں زیادتی نہ ہو "

دیکھیں: تفسیر الطبری (9 / 3444).

اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تین (اشخاص) کی دعا بلاشك و شبہ قبول ہوتی ہے: مظلم کی دعا، اور مسافر کی دعا، اور والد کی اپنی اولاد پر "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1905) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

اگرکوئی مسلمان شخص مجھ پر ظلم کرے تو کیا میں اس کے خلاف بد دعا کر سکتا ہوں، اور دعا کیا ہوگی ؟

کمیٹی کے علماء کرام کاجواب تھا:

جس شخص پر ظلم و ستم ہوا ہو تو وہ مدد و نصرت کے لیے اس کے خلاف بد دعا کر سکتا ہے، اور اس دعا میں وہ ظالم کے خلاف دعا میں زیادتی مت کرے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جو شخص اپنے مظلوم ہونےکے بعد (برابر کا) بدلہ لے لے توا یسے لوگوں پر (الزام کا) کوئی راستہ نہیں الشوری (43). انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (24 / 262).

لیکن معافی و درگزر تقوی کے زیادہ قریب ہے، اور اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور برائی کا بدلہ اس جیسی برائی ہے، اور جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے ا س کا اجر اللہ کےذمے ہے، یقینا اللہ سبحانہ و تعالی ظالموں سےمحبت نہیں کرتا الشوری (40).

سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے عفو و درگزرمیں اصلاح کی شرط رکھی ہے، یہ اس کی دلیل ہے کہ اگر جرم کرنے والا معافی و درگزر کے لائق نہیں، اور شرعی مصلحت کا تقصاضا ہوکہ اسے سزا دینی چاہیے تو پھر اس حالت میں یہ معافی کے حکم پر عمل نہیں ہو گا.

اور معاف کرنے والے کے لیے اجروثواب رکھنا اسے معافی پر ابھارتا ہے، اور اس کی دعوت دیتا ہے کہ مخلوق کے ساتھ وہ معاملہ کیا جائے جسے اللہ سبحانہ و تعالی پسند فرماتا ہے، جس طرح وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی اسے معاف کر دے اس طرح اسے بھی چاہیے کہ وہ دوسرے انسان کومعاف کر دے، اور جس طرح وہ پسند کرتا ہے کہ اللہ اس سے درگزر کرے اسے بھی لوگوں سے درگزر کرنی چاہیے، کیونکہ بدلہ جو جنس العمل ہوتا ہے یعنی جیسا کرنا ویسا بھرنا " انتہی

دیکھیں: تفسیر السعدی (760).

امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمايا:

" عفو و درگزر كى بنا پر اللہ سبحانہ و تعالى بندے كى عزت ميں اضافہ كرتا ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (2588).

اور امام احمد نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم منبر پر تھے تو آپ نے فرمايا:

" رحم كرو تم پر بھى رحم كيا جائيگا، اور معاف و درگزر كرو تو اللہ تعالى بھى تمہيں بخش دے گا "

مسند احمد حديث نمبر (6505) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الترغيب حديث نمبر (2465) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور پھر جن افراد ميں رشتہ دارى اور دوستى و معاشرت پائى جائے ان كى آپس ميں معافى و درگزر اور بھى يقينى ہو جاتى ہے؟

اور پھر خاوند اور بيوى سے بڑھ كر دوستى و محبت كس ميں ہو سكتى ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالى نے تو طلاق كے وقت بھى خاوند اور بيوى كو معافى و درگزر كا حكم ديتے ہوئے فرمايا ہے:

اور تمہارا معاف كر دينا تقوى سے بہت نزديك ہے، اور تم آپس كى فضيلت اور بزرگى كو فراموش نہ كرو، يقينا اللہ تعالى تمہارے اعمال كو ديكھ رہا ہے البقرۃ (237).

آپ كى خاوند كى اصلاح اور ہدايت كى دعا زيادہ فائدہ مند ہو سكتى ہے، اور اس كے ليے بد دعا كرنے سے بہتر ہے كہ اس كى اصلاح اور ہدايت كى دعا كريں.

اور رہا اس كا كفارہ: اگر تو آپ اس ميں حق پر تھيں يعنى اس نے ظلم كيا تو اس ميں كوئى حرج نہيں، ليكن اگر آپ دعا ميں زيادتى كر كے خود ظالم بن گئى، اور يہ بد دعا اس تك پہنچ گئى يا اس نے سن لى ہو تو آپ اپنے خاوند سے معذرت كريں اور اس سے معافى مانگيں.

اور اگر اس تك نہيں پہنچى تو آپ كو خاوند كے ليے استغفار كرنى چاہيے.

واللہ اعلم .